ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

نفقہ کے مسائل اور عصرِ حاضر کے تقاضے: فقہ حنفی اور پاکستانی عائلی قوانین کا ایک تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

Maintenance (Nafqah) and its Contemporary Challenges: A Comparative and Analytical Study of Hanafi Jurisprudence and Pakistani Family Laws

Hafiz Noman Khan
PhD Scholar, Department of Quran and Sunnah University of Karachi
Dr. Zeenat Haroon
Associate Professor, Chair Person Department of Quran and Sunnah University of Karachi

Abstract:

This research article explores the intricate legal and jurisprudential administrative framework of Maintenance (Nafqah) within the context of Pakistani Family Laws and Hanafi Jurisprudence. Maintenance is not merely a financial obligation but a fundamental administrative pillar for family stability in Islamic social thought. The study begins by addressing the conceptual clarity of legal terminology, providing precise definitions of "Law," "Act," "Ordinance," and "Rule," and explaining how these terms function within the legislative landscape of Pakistan.

A central theme of this discourse is the critical examination of the evolution of family laws in the Indian Subcontinent, tracing back from the colonial legacies such as the Guardians and Wards Act of 1890 to the post-independence legal milestones, primarily the Muslim Family Laws Ordinance (MFLO) of 1961 and the West Pakistan Family Courts Act of 1964. The research provides a comprehensive presentation of the statutory provisions regarding the maintenance of wives and children, directly extracted from Pakistani law, followed by an in-depth analytical explanation through the lens of Hanafi Fiqh.

The paper further investigates the role of judicial interpretation and court rulings in shaping the current legal practice of maintenance in Pakistan. It discusses how the superior judiciary balances traditional religious interpretations with contemporary socioeconomic needs to ensure social justice. By synthesizing classical Hanafi texts with modern judicial precedents, the article highlights the gaps between theoretical law and its practical application.

Keywords: *Maintenance (Nafqah)* **,** *Hanafi Jurisprudence***,** *Pakistani Family Laws* **,** *Muslim Family Laws Ordinance 1961* **,** *Judicial Precedents.*

انسانی معاشرت کی بقا اور نسلِ نو کی آبیاری کے لیے اللہ رب العزت نے خاندان کے ادارے کو ایک مضبوط بنیاد کے طور پر تخلیق فرمایا ہے۔ کسی بھی انتظامی ڈھانچے کو چلانے کے لیے قواعد وضوابط کی ضرورت ہوتی ہے، بالکل اسی طرح عائلی زندگی کے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ اس تحقیق کے آغاز میں یہ ضروری ہے کہ ہم ان بنیادی اصطلاحات کو سمجھیں جو کسی بھی ریاست کے قانونی نظام کی بنیاد ہوتی ہیں۔ عام طور پر لوگ "قانون"، "ایکٹ" اور "آرڈیننس" کو ایک ہی معنی میں لیتے ہیں، لیکن علمی اور انتظامی طور پر ان میں واضح فرق موجود ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

1. **لاء (Law) کی تعریف:**

"لاء" یا "قانون" ایک وسیع اصطلاح ہے۔ یہ ان قواعد وضوابط کے مجموعے کا نام ہے جسے کوئی ریاست یا معاشرہ اپنے شہریوں کے رویوں کو منظم کرنے اور انصاف کی فراہمی کے لیے تسلیم کرتا ہے۔ اسلام میں قانون کا ماخذ وحی (قرآن وسنت) ہے، جبکہ جدید ریاستوں میں قانون سے مراد وہ تمام احکامات ہیں جو عدالتوں کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں۔[1]

2. **ایکٹ (Act) کی تعریف:**

"ایکٹ" اس قانون کو کہا جاتا ہے جسے ملک کی پارلیمنٹ یا مقننہ (Legislature) نے باقاعدہ بحث ومباحثے کے بعد منظور کیا ہو۔ جب کوئی قانونی مسودہ اسمبلی سے پاس ہو کر صدرِ مملکت کے دستخط سے منظور ہو جائے، تو وہ "ایکٹ" بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر "فیملی کورٹس ایکٹ 1964" ایک ایسا ہی قانون ہے جو پارلیمنٹ کا منظور شدہ ہے۔[2]

3. **آرڈیننس کی تعریف:**

"آرڈیننس" وہ قانون ہے جو ہنگامی حالات میں صدرِ مملکت یا گورنر جاری کرتا ہے۔ یہ اس وقت جاری کیا جاتا ہے جب اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو اور کسی فوری قانون کی ضرورت پیش آ جائے۔ آرڈیننس کی حیثیت عارضی ہوتی ہے جب تک کہ اسے پارلیمنٹ مستقل ایکٹ کی شکل نہ دے دے۔ پاکستان میں "مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961" اس کی سب سے بڑی مثال ہے۔[3]

4. **رول کی تعریف:**

"رول" یا "قواعد" سے مراد وہ طریقہ کار ہے جو کسی ایکٹ یا آرڈیننس کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ ایکٹ صرف یہ بتاتا ہے کہ قانون کیا ہے، جبکہ رولز یہ بتاتے ہیں کہ اس قانون پر عمل درآمد کیسے ہو گا، درخواست کہاں جمع ہو گی اور کارروائی کا وقت کیا ہو گا۔[4]

پاکستان میں نفقہ کے مروجہ قوانین کا متن

پاکستان میں بیوی اور بچوں کے نفقہ (خرچہ) کے حوالے سے دو بنیادی قوانین انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ پہلا "مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961" ہے اور دوسرا "ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ 1964" ہے۔ ذیل میں ان قوانین کا اہم متن پیش کیا جا رہا ہے جو براہِ راست نفقہ کے حق سے متعلق ہے۔

مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961 (دفعہ 9):

اس قانون کی رو سے اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو نفقہ دینے میں ناکام رہے یا اسے مناسب خرچہ فراہم نہ کرے، تو بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ متعلقہ یونین کونسل کے چیئرمین سے رجوع کرے۔ اس دفعہ کا متن درج ذیل ہے:

"اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کا مناسب نفقہ برقرار رکھنے میں ناکام رہے، یا ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں ان کے درمیان نفقہ کی منصفانہ تقسیم نہ کرے، تو بیوی (یا بیویاں) کونسل کے چیئرمین کو درخواست دے سکتی ہے۔ چیئرمین ایک ثالثی کونسل تشکیل دے گا جو اس معاملے کی جانچ کے بعد شوہر کو نفقہ ادا کرنے کا سرٹیفکیٹ جاری کرے گی اور اس کی رقم کا تعین کرے گی۔[5]"

---

[1] زبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، (قاہرہ: دار الہدایۃ)، جلد 34، صفحہ 52

[2] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 45

[3] تنزیل الرحمن، ڈاکٹر سٹیج تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی)، جلد 1، صفحہ 22

[4] بھٹی، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 48

[5] حکومتِ پاکستان، مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961، (اسلام آباد: وزارتِ قانون وانصاف)، دفعہ 9، صفحہ 5

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ 1964 (دفعہ 5):

یہ ایکٹ فیملی عدالتوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ نفقہ کے کیسز کی سماعت کریں۔ اس ایکٹ کے شیڈول 1 میں نفقہ (Maintenance) کو ان امور میں شامل کیا گیا ہے جن کا فیصلہ کرنے کا خصوصی اختیار صرف فیملی کورٹ کے پاس ہے۔[6]

نفقہ کی قانونی تشریح اور فقہ حنفی کا نقطہ نظر

پاکستانی قوانین میں موجود نفقہ کے ان احکامات کی جڑیں دراصل اسلامی فقہ، بالخصوص فقہ حنفی میں پیوست ہیں۔ قانون میں "نفقہ" سے مراد وہ تمام ضروریاتِ زندگی ہیں جو ایک شوہر اپنی بیوی اور بچوں کو فراہم کرنے کا پابند ہے۔ فقہ حنفی کی روشنی میں نفقہ کی تعریف صرف روٹی تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں کھانا، لباس اور رہائش (خوراک، پوشاک اور سکنیٰ) تینوں شامل ہیں۔

فقہ حنفی کے مطابق نفقہ کے واجب ہونے کی بنیادی وجہ "احتباس" ہے۔ یعنی جب بیوی نکاح کے بعد شوہر کے حقوق کی ادائیگی کے لیے خود کو اس کے گھر میں وقف کر دیتی ہے، تو اس کے بدلے میں شوہر پر اس کی تمام معاشی ضروریات کا بوجھ لازم ہو جاتا ہے۔[7]

پاکستانی عدالتوں کی رولنگ کے مطابق، اگر بیوی شوہر کے گھر سے علیحدہ بھی رہ رہی ہو لیکن اس علیحدگی کی وجہ شوہر کا ظلم یا نفقہ نہ دینا ہو، تو بھی بیوی نفقہ حاصل کرنے کی حقدار رہتی ہے۔ یہ قانونی پوزیشن عین فقہ حنفی کے مطابق ہے، کیونکہ فقہ حنفی میں "ناجائز علیحدگی" نفقہ کو ساقط کرتی ہے، لیکن اگر علیحدگی کی وجہ شوہر کی زیادتی ہو تو نفقہ برقرار رہتا ہے۔[8]

پاکستانی عائلی قوانین میں نفقہ کے حوالے سے عدالتی رولنگز میں یہ بات بارہا واضح کی گئی ہے کہ شوہر کی مالی حیثیت چاہے کچھ بھی ہو، وہ اپنی بیوی اور بچوں کو بنیادی ضرورت فراہم کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اگر شوہر غریب ہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق نفقہ دے گا، اور اگر امیر ہے تو اعلیٰ درجے کا نفقہ لازم ہو گا۔[9]

عدالتی نظائر میں یہ اصول بھی طے کر دیا گیا ہے کہ بچوں کا نفقہ باپ پر اس وقت تک لازم ہے جب تک بیٹے بالغ نہ ہو جائیں اور بیٹیاں شادی شدہ نہ ہو جائیں۔ اگر باپ فوت ہو چکا ہو یا معذور ہو، تو یہ ذمہ داری دادا یا دیگر قریبی رشتہ داروں پر منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ انتظامی تقسیم معاشرے میں معاشی تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ کوئی بھی بچہ یا عورت بے سہارا نہ رہے۔[10]

نفقہ کی اقسام، وجوب کی شرائط اور فقہ حنفی کا اطلاق

اسلامی عائلی ڈھانچے میں نفقہ محض ایک مالی بوجھ نہیں ہے بلکہ یہ خاندان کے نظم وضبط کو برقرار رکھنے کا ایک انتظامی آلہ ہے۔ فقہ حنفی نے اس موضوع پر جو تفصیلی بحث کی ہے، اسے سمجھنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ پاکستان کی فیملی عدالتیں قانون کی تشریح کرتے وقت انہی اصولوں سے رہنمائی لیتی ہیں۔ نفقہ کی بنیادی طور پر تین بڑی اقسام ہیں: زوجہ (بیوی) کا نفقہ، اصول وفروع (والدین اور بچوں) کا نفقہ، اور بعض صورتوں میں قریبی رشتہ داروں کا نفقہ۔

---

[6] حکومتِ پاکستان، ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ 1964، (اسلام آباد: سرکاری مطبع)، دفعہ 5، صفحہ 3

[7] کاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصناع في ترتيب الشرائع، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، جلد 4، صفحہ 15

[8] حصکفی، محمد بن علی الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، (بیروت: دار الفکر)، جلد 3، صفحہ 572

[9] کاسانی، بدائع الصناع في ترتيب الشرائع، جلد 4، صفحہ 20

[10] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، جلد 2، صفحہ 223

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

بیوی کے نفقہ کا تصور اور وجوب

فقہ حنفی کی رو سے بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، چاہے بیوی خود مالدار ہی کیوں نہ ہو۔ اس وجوب کی بنیادی شرط "نکاحِ صحیح" اور "تمکین" (بیوی کا خود کو شوہر کے حوالے کرنا) ہے۔ جب بیوی شوہر کے گھر میں قیام پذیر ہوتی ہے، تو وہ اپنی معاشی تگ و دو کا حق شوہر کے سپرد کر دیتی ہے، لہٰذا اس کی زندگی کی تمام بنیادی ضروریات کی ذمہ داری شوہر پر عائد ہو جاتی ہے۔[11]

پاکستانی قوانین میں بھی اس تصور کو تسلیم کیا گیا ہے۔ عدالتی نظائر کے مطابق، نفقہ بیوی کا وہ حق ہے جو نکاح کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اگر شوہر بیوی کو نفقہ دینے سے انکار کرے، تو عدالت اسے ماہانہ خرچہ ادا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ یہاں ایک اہم نکتہ "ماضی کے نفقہ" کا ہے۔ فقہ حنفی کے بعض مروجہ اقوال کے مطابق ماضی کا نفقہ اس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک عدالت کا فیصلہ یا باہمی معاہدہ نہ ہو، لیکن پاکستانی عدالتوں نے سماجی ضرورت کے پیشِ نظر یہ رولنگ دی ہے کہ بیوی پچھلے چند سالوں کا نفقہ بھی دعویٰ کر کے حاصل کر سکتی ہے۔[12]

نفقہ کی مقدار کا تعین اور معیار

نفقہ کتنا ہونا چاہیے؟ فقہ حنفی میں اس حوالے سے توازن برقرار رکھا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفقہ کا معیار شوہر اور بیوی دونوں کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھ کر طے کیا جائے گا۔ اگر دونوں امیر ہیں تو نفقہ امیروں والا ہو گا، اور اگر دونوں غریب ہیں تو اسی مناسبت سے ہو گا۔[13]

پاکستان کے فیملی کورٹس ایکٹ 1964 کے تحت عدالتیں نفقہ کی رقم طے کرتے وقت شوہر کی آمدنی کے ذرائع، اس کے رہن سہن کا معیار اور بیوی کی ضروریات کا تفصیلی جائزہ لیتی ہیں۔ حالیہ عدالتی رولنگز میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ مہنگائی کے تناسب سے نفقہ کی رقم میں اضافہ کیا جانا ضروری ہے تاکہ بیوی اور بچوں کی زندگی کا معیار برقرار رہے۔ عدالتیں شوہر کی تنخواہ کی رسید (Salary Slip) یا کاروبار کی تفصیلات طلب کر کے نفقہ کی مقدار کا فیصلہ کرتی ہیں۔[14]

نافرمانی (نشوز) اور نفقہ کا سقوط

فقہ حنفی میں ایک ضابطہ یہ بھی ہے کہ اگر بیوی بلاوجہ شوہر کی نافرمانی کرے یا اس کا گھر چھوڑ کر چلی جائے (جسے شرعی اصطلاح میں 'ناشرہ' کہا جاتا ہے)، تو اس کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں قانون اور فقہ کی باریکی یہ ہے کہ اگر بیوی شوہر کا گھر کسی جائز وجہ سے چھوڑے، مثلاً شوہر ظلم کرتا ہو یا نفقہ نہ دیتا ہو، تو ایسی صورت میں وہ نافرمان (ناشرہ) نہیں کہلائے گی اور اس کا نفقہ برقرار رہے گا۔[15]

پاکستانی عدالتوں نے بھی اس فقہی اصول کو سختی سے اپنایا ہے۔ عدالتیں صرف اس بنیاد پر بیوی کا نفقہ بند نہیں کرتیں کہ وہ علیحدہ رہ رہی ہے، بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ علیحدگی کی وجہ کیا ہے۔ اگر شوہر کا رویہ بیوی کے ساتھ تشدد آمیز ہو، تو عدالت بیوی کو علیحدہ رہنے کے باوجود نفقہ دلوانے کا حق دیتی ہے۔ یہ اصول خواتین کو معاشی تحفظ فراہم کرنے کے لیے انتہائی اہم ہے۔[16]

بچوں کا نفقہ اور باپ کی ذمہ داری

بیوی کے بعد نفقہ کی دوسری اہم قسم اولاد کا نفقہ ہے۔ فقہ حنفی اور پاکستانی قانون دونوں میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ بچوں کا معاشی بوجھ اٹھانا صرف اور صرف باپ کی ذمہ داری ہے۔ چاہے بچہ ماں کے پاس ہو یا باپ کے پاس، باپ اس کی خوراک، تعلیم اور صحت کے اخراجات فراہم کرنے کا پابند ہے۔[17]

---

[11] کاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، (قاہرہ: دار الحدیث)، جلد 4، صفحہ 16

[12] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، (کراچی: بشریٰ اکیڈمی)، جلد 2، صفحہ 220

[13] حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، (بیروت: دار الفکر)، جلد 3، صفحہ 575

[14] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 110

[15] کاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، جلد 4، صفحہ 18

[16] تنزیل الرحمن، ڈاکٹر سٹیج تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی)، جلد 1، صفحہ 158

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

پاکستانی عدالتوں میں بچوں کے نفقہ کے مقدمات میں بہت سختی برتی جاتی ہے۔ باپ یہ عذر پیش نہیں کر سکتا کہ وہ غریب ہے یا اس کے پاس ملازمت نہیں ہے۔ قانون کی نظر میں باپ کو محنت مزدوری کر کے بھی اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہو گا۔ فیملی عدالتیں بچوں کے تعلیمی اخراجات کو نفقہ کا لازمی حصہ قرار دیتی ہیں۔ نفقہ کا یہ حق بیٹوں کے لیے بلوغت تک اور بیٹیوں کے لیے شادی ہونے تک برقرار رہتا ہے۔[18]

مطلوبہ نفقہ اور عدت کا خرچہ

طلاق کی صورت میں عدت کے دوران بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب رہتا ہے۔ فقہ حنفی کے مطابق چاہے طلاق رجعی ہو یا بائن، عدت کے دوران رہائش اور کھانا فراہم کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے۔ پاکستانی قانون "مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961" کے تحت بھی عدت کے نفقہ کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔[19]

پاکستان میں کچھ عدالتی فیصلوں میں یہ بحث بھی زیر بحث آئی ہے کہ کیا عدت کے بعد بھی بیوی کو نفقہ دیا جا سکتا ہے؟ اسلامی فقہ کے عمومی اصول کے مطابق عدت کے بعد نفقہ ختم ہو جاتا ہے، تاہم بعض مخصوص حالات میں اگر بچے ماں کے پاس ہوں تو ان بچوں کے نفقہ کے نام پر ماں کو معاشی معاونت ملتی رہتی ہے۔

نفقہ کے حصول کا عدالتی طریقہ کار اور انتظامی تشریحات

پاکستانی عائلی نظام میں نفقہ کا حصول محض ایک قانونی حق نہیں بلکہ ایک عورت اور بچے کے لیے بقا کا مسئلہ ہوتا ہے۔ جب ایک خاتون عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے، تو اس کے سامنے کئی انتظامی اور قانونی مراحل ہوتے ہیں۔

1. **یونین کونسل اور فیملی کورٹ کا اختیاری توازن**

پاکستان کے قانون "مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961" کی دفعہ 9 بیوی کو یہ سہولت دیتی ہے کہ وہ عدالت جانے کے بجائے اپنے علاقے کی یونین کونسل کے چیئرمین کو نفقہ کی درخواست دے سکتی ہے۔ اس کی انتظامی وضاحت یہ ہے کہ یونین کونسل ایک مقامی ادارہ ہے جہاں فیصلہ سازی کا عمل عدالت کی نسبت سادہ اور تیز رفتار ہونا چاہیے۔ چیئرمین دونوں فریقین کے نمائندوں کو بلا کر ایک "ثالثی کونسل (Arbitration Council)" بناتا ہے۔ اس کونسل کا بنیادی مقصد میاں بیوی کے درمیان صلح کروانا ہوتا ہے، لیکن اگر صلح نہ ہو سکے تو کونسل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ شوہر کو نفقہ کی ادائیگی کا باقاعدہ سرٹیفکیٹ جاری کرے۔

یونین کونسل کا یہ طریقہ کار دراصل فقہ حنفی کے اس اصول "حکم من اہلہ" (خاندان کے بڑوں کے ذریعے فیصلہ) کے قریب تر ہے، جہاں کوشش کی جاتی ہے کہ گھر کا معاملہ گھر کے قریب ہی حل ہو جائے۔ تاہم، اگر شوہر کونسل کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے یا بیوی کونسل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو، تو معاملہ فیملی کورٹ (عدالتِ عالیہ) میں منتقل ہو جاتا ہے۔[20]

2. **وبعری نفقہ: ایک فوری معاشی تحفظ**

پاکستانی عدالتوں میں مقدمات کا طویل ہونا ایک تلخ حقیقت ہے۔ ایک عورت جو پہلے ہی معاشی طور پر پریشان ہے، وہ سالہا سال تک مقدمے کے حتمی فیصلے کا انتظار نہیں کر سکتی۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے "فیملی کورٹس ایکٹ 1964" میں وبعری نفقہ کا تصور دیا گیا ہے۔ اس کی سادہ وضاحت یہ ہے کہ جب بیوی نفقہ کا دعویٰ دائر کرتی ہے، تو عدالت حتمی گواہیوں اور بحث سے پہلے ہی، مقدمے کے ابتدائی مراحل میں شوہر کو حکم دیتی ہے کہ وہ ایک عارضی رقم ہر ماہ بیوی کو ادا کرے۔

اس عارضی نفقہ کی منطق یہ ہے کہ عدالتی کارروائی کے دوران عورت اور بچے بھوکے نہ رہیں۔ فقہ حنفی میں اس کی جڑیں "رفعِ ضرر" (نقصان کو دور کرنے) کے اصول میں ملتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی حاکمِ وقت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ضرورت مند کو فوری ریلیف فراہم کرے۔ اگر شوہر یہ وبعری نفقہ ادا نہیں کرتا، تو عدالت

---

[17] حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، جلد 3، صفحہ 612

[18] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، جلد 1، صفحہ 115

[19] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، جلد 2، صفحہ 225

[20] تنزیل الرحمن، ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی)، جلد 1، صفحہ 154

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس کا "حقِ دفاع (Right of Defense) " ختم کر دیتی ہے اور یکطرفہ فیصلہ بیوی کے حق میں سنا دیا جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی طاقتور انتظامی ہتھیار ہے جو شوہر کو قانون کے سامنے جوابدہ بناتا ہے۔[21]

3. ماضی کے نفقہ کی علمی و قانونی بحث

ایک بہت بڑا علمی اور انتظامی سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا بیوی ان مہینوں یا سالوں کا خرچہ بھی مانگ سکتی ہے جو مقدمہ دائر کرنے سے پہلے گزر چکے ہیں؟ مثلاً اگر شوہر نے دو سال سے خرچہ نہیں دیا، تو کیا بیوی ان دو سالوں کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

فقہ حنفی کے بعض کلاسیکی مروجہ اقوال میں یہ رائے ملتی ہے کہ نفقہ بنیادی طور پر روزمرہ کی ضرورت کے لیے ہوتا ہے، لہٰذا ماضی کا نفقہ اس وقت تک لازم نہیں جب تک اس پر پہلے سے کوئی عدالتی حکم یا باہمی تحریری معاہدہ نہ ہو۔ لیکن پاکستانی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس نے اس کی بہت وسیع اور عالمانہ تشریح کی ہے۔ عدالتوں کا کہنا ہے کہ اگر شوہر نے ماضی میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا قرض ختم ہو گیا۔ بیوی نے اس دوران کہیں نہ کہیں سے قرض لے کر یا اپنے والدین سے مدد لے کر گزارا کیا ہو گا، لہٰذا شوہر کو اس کی کوتاہی کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔

پاکستانی قانون کے تحت بیوی پچھلے چھ سال تک کا نفقہ دعویٰ کر کے حاصل کر سکتی ہے۔ اس انتظامی تشریح نے فقہ حنفی کے اصول "عدل و انصاف" کو معاشرے کے موجودہ معاشی ڈھانچے کے مطابق ڈھال دیا ہے تاکہ عورت کو اس کے دیرینہ حق سے محروم نہ کیا جائے۔[22]

4. بچوں کے تعلیمی اور طبی اخراجات کی شمولیت

جدید دور میں نفقہ کی تعریف محض "کھانے اور کپڑے" تک محدود نہیں رہی۔ آج کے دور میں تعلیم اور صحت بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہو چکے ہیں۔ پاکستانی عدالتوں نے اپنی رولنگز میں یہ واضح کر دیا ہے کہ باپ کا نفقہ صرف اسکول کی فیس تک محدود نہیں ہو گا، بلکہ اس میں کتابیں، یونیفارم، اسٹیشنری اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات بھی شامل ہوں گے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ اسلام اولاد کی بہترین پرورش کا حکم دیتا ہے۔ اگر باپ صاحبِ حیثیت ہے، تو وہ اپنے بچوں کو وہ تمام سہولیات فراہم کرنے کا پابند ہے جو اس کے اپنے معیارِ زندگی کے مطابق ہیں۔ طبی اخراجات کے حوالے سے بھی عدالتوں کا رخ بہت واضح ہے کہ ایمرجنسی یا کسی بھی بیماری کی صورت میں باپ تمام طبی بلوں کی ادائیگی کا قانونی طور پر ذمہ دار ہے۔ فقہ حنفی میں بھی "معروف" (سماجی رواج) کو نفقہ کے تعین میں بنیادی اہمیت دی گئی ہے، اور آج کا "معروف" یہ ہے کہ تعلیم اور صحت کے بغیر پرورش نامکمل ہے۔[23]

5. نفقہ کی وصولی کے سخت انتظامی اقدامات

قانون کی اصل طاقت اس کے نفاذ میں ہے۔ اگر عدالت نفقہ کی ڈگری دے دے لیکن شوہر ادائیگی نہ کرے، تو قانون کے پاس کیا راستہ ہے؟ پاکستان کے فیملی قوانین اس معاملے میں شوہر کو کوئی رعایت نہیں دیتے۔ عدالت شوہر کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد (گھر، پلاٹ، گاڑی یا بینک اکاؤنٹ) کو ضبط کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

اگر شوہر جان بوجھ کر نفقہ ادا نہیں کرتا، تو فیملی عدالت اسے جیل بھیجنے کا حکم بھی دے سکتی ہے۔ یہ انتظامی سختی اس لیے ضروری ہے کیونکہ نفقہ کی عدم ادائیگی ایک پورے خاندان کو معاشی ابتری کی طرف دھکیل سکتی ہے۔ فقہ حنفی میں بھی "حبس" (قید) کا تصور موجود ہے کہ جو شخص اپنے ذمے واجب قرض ادا نہ کرے اسے قید کیا جائے تاکہ وہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور ہو۔[24]

---

[21] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 125

[22] کاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، جلد 4، صفحہ 28

[23] حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، (بیروت: دار الفکر)، جلد 3، صفحہ 612

[24] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، (کراچی: بشریٰ اکیڈمی)، جلد 2، صفحہ 228

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

بچوں کی تحویل (حضانت) اور نفقہ کا باہمی تعلق اور عملی چیلنجز

اسلامی عائلی قانون اور پاکستان کے مروجہ قوانین میں بچوں کی پرورش اور ان کے معاشی اخراجات دو الگ الگ قانونی تصورات ہیں، لیکن عملی زندگی میں یہ ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ عام طور پر ہمارے معاشرے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اگر بچے ماں کی تحویل میں چلے جائیں تو باپ ان کا خرچہ دینے کا ذمہ دار نہیں رہتا، یا اگر ماں بچے کو باپ سے ملنے نہ دے تو باپ خرچہ بند کر سکتا ہے۔

1. باپ کی معاشی ذمہ داری: ایک غیر مشروط فریضہ

فقہ حنفی کا یہ ایک بنیادی اور اٹل اصول ہے کہ بچوں کا نفقہ ہر حال میں باپ کی ذمہ داری ہے۔ اس میں بچے کی تحویل (Custody) کی کوئی شرط نہیں ہے۔ علمی وضاحت یہ ہے کہ تحویل کا مقصد بچے کی جسمانی اور جذباتی حفاظت ہے، جبکہ نفقہ کا مقصد اس کی معاشی بقا ہے۔ اگر عدالت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا (جو کہ عموماً سات سال تک لڑکے اور بلوغت تک لڑکی کے لیے ہوتا ہے)، تو باپ اس بنیاد پر نفقہ سے جان نہیں چھڑا سکتا کہ بچہ اس کے گھر میں نہیں رہ رہا۔

پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اس پر کئی بار رولنگ دی ہے کہ باپ کا اپنے بچوں کو نفقہ فراہم کرنا اس کے مذہب، اخلاق اور ملک کے قانون کی رو سے ایک لازمی فرض ہے۔ اگر باپ غریب بھی ہو، تب بھی اسے محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہو گا۔ یہ ذمہ داری اس وقت تک ختم نہیں ہوتی جب تک بیٹے کمانے کے قابل نہ ہو جائیں اور بیٹیاں اپنے گھر (سسرال) نہ چلی جائیں۔[25]

2. اجرتِ حضانت کا علمی تصور

فقہ حنفی کے مطابق، جب ایک مطلقہ عورت اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہے، تو وہ بچوں کے نفقہ کے علاوہ اپنی اس خدمت (بچوں کو سنبھالنے) کے عوض شوہر سے الگ رقم کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اس کی انتظامی وجہ یہ ہے کہ طلاق کے بعد عورت اب شوہر کی زوجیت میں نہیں رہی، لہٰذا وہ جو وقت بچوں کی دیکھ بھال پر صرف کر رہی ہے، وہ اس کی محنت ہے جس کا معاوضہ شوہر (باپ) کے ذمے واجب ہے۔

پاکستانی قانون میں بھی اس تصور کو تسلیم کیا گیا ہے، لیکن عملی طور پر عدالتیں بچوں کے مجموعی نفقہ میں ہی اس رقم کو شامل کر دیتی ہیں۔ تشریح یہ ہے کہ اگر ماں بچوں کی خاطر ملازمت نہیں کر پا رہی، تو باپ پر لازم ہے کہ وہ ماں کو اتنی رقم فراہم کرے کہ وہ بچوں کی بہترین نگہداشت کر سکے۔ یہ اصول دراصل مطلقہ خواتین کو معاشی طور پر مستحکم کرنے اور بچوں کو بے سہارا ہونے سے بچانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔[26]

3. تحویل اور نفقہ کے درمیان انتقامی کارروائی کا تدارک

ہمارے عدالتی نظام میں ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ والدین بچوں کو ایک دوسرے کے خلاف "ہتھیار" کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ باپ اکثر یہ دھمکی دیتا ہے کہ "اگر بچوں کو میرے حوالے نہیں کیا گیا تو میں خرچہ نہیں دوں گا"۔ اسی طرح مائیں اکثر خرچہ بڑھانے کے لیے بچوں کو باپ سے ملنے نہیں دیتیں۔

اسلامی فقہ اور پاکستانی قانون دونوں اس رویے کی سختی سے نفی کرتے ہیں۔ عدالتوں کی واضح تشریح یہ ہے کہ نفقہ کا حق اور ملاقات کا حق دو الگ الگ معاملات ہیں۔ اگر ماں بچے کو باپ سے ملنے نہیں دے رہی، تو باپ کو عدالت سے ملاقات کے لیے رجوع کرنا چاہیے، وہ خود سے نفقہ بند نہیں کر سکتا۔ نفقہ بچے کا حق ہے، ماں کی کسی غلطی کی سزا بچے کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ انتظامی سختی اس لیے ضروری ہے تاکہ بچوں کی معصومیت والدین کی باہمی نفرت کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔[27]

4. آمدنی چھپانے کا مسئلہ اور عدالتی تحقیقات

پاکستان میں نفقہ کے مقدمات میں سب سے بڑی رکاوٹ شوہر کی طرف سے اپنی آمدنی کو چھپانا ہے۔ اکثر شوہر عدالت میں خود کو غریب یا بے روزگار ظاہر کرتے ہیں تاکہ نفقہ کی رقم کم سے کم لگوائی جا سکے۔ فقہ حنفی میں اس کا حل "تحری" (تحقیقات) کی صورت میں موجود ہے کہ قاضی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی مالی حالت کا گہرائی سے جائزہ لے۔

---

[25] کاسانی، علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصناع في ترتيب الشرائع، (قاہرہ: دار الحدیث)، جلد 4، صفحہ 30

[26] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، (کراچی: بشریٰ اکیڈمی)، جلد 2، صفحہ 228

[27] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 145

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

پاکستانی فیملی عدالتیں اب اس معاملے میں زیادہ فعال ہو گئی ہیں۔ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلوں کی روشنی میں، اگر شوہر اپنی آمدنی کے درست ثبوت فراہم نہیں کرتا، تو عدالت اس کے رہن سہن، اس کے موبائل فون کے بلوں، اس کے سفر اور طرزِ زندگی کو دیکھ کر ایک "مناسب نفقہ (Reasonable Maintenance) "مقرر کر دیتی ہے۔ قانون کا یہ انتظامی رخ دراصل "انصاف کے حصول" کے لیے ہے تاکہ امیر شوہر اپنی ذمہ داریوں سے فرار حاصل نہ کر سکے۔[28]

5. مہنگائی کے تناسب سے نفقہ میں سالانہ اضافہ

ماضی میں نفقہ کی ایک رقم طے کر دی جاتی تھی جو کئی سالوں تک نہیں بدلتی تھی، جس سے عورت اور بچوں کے لیے گزارا مشکل ہو جاتا تھا۔ آج کی انتظامی ضرورت یہ ہے کہ نفقہ کی رقم جامد (Static) نہ رہے۔ پاکستانی عدالتوں نے اب اپنے فیصلوں میں یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہر سال نفقہ کی رقم میں 10 سے 15 فیصد خودکار اضافہ (Automatic Increase) ہو گا تاکہ مہنگائی کے اثرات کو زائل کیا جا سکے۔

یہ علمی اور قانونی تشریح فقہ حنفی کے اس قاعدے "لاضرر ولاضرار" (نہ نقصان اٹھاؤ نہ پہنچاؤ) پر مبنی ہے۔ اگر نفقہ کی رقم وقت کے ساتھ نہیں بڑھے گی تو یہ بچوں کے ساتھ ظلم ہو گا۔ لہٰذا، انتظامی طور پر یہ ایک بہترین حل ہے کہ فریقین کو ہر سال نئے دعویٰ کے لیے عدالت نہ آنا پڑے اور رقم خود بخود بڑھتی رہے۔[29]

نفقہ کے نظام کا تنقیدی جائزہ، معاصر چیلنجز اور فقہی و قانونی تعبیرات

اسلامی عائلی نظام میں "نفقہ" صرف ایک مالی ادائیگی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ اس تمدنی عمارت کی بنیاد ہے جس پر مسلم خاندان کھڑا ہے۔ جب ہم نفقہ کے مسائل کا علمی اور تحقیقی جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت پاکستان میں نفقہ کے حوالے سے جو قانونی اور سماجی بحران ہے، اس کی جڑیں محض قانون کی عدم موجودگی میں نہیں بلکہ قانون کی تعبیر اور اس کے انتظامی نفاذ کی پیچیدگیوں میں ہیں۔

1. قوامیت کا فلسفہ اور معاشی ذمہ داری کی علمی تشریح

قرآن کریم نے مرد کو "قوام" قرار دیا ہے۔ اس قوامیت کی علمی اور انتظامی تشریح یہ ہے کہ خاندان کے ادارے کو چلانے کے لیے ایک سربراہ کی ضرورت ہے جسے معاشی بوجھ اٹھانے کا پابند کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی اس بات پر بہت زور دیتی ہے کہ مرد کی یہ ذمہ داری "صنف" کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس کی "صلاحیت اور ذمہ داری" کی بنیاد پر ہے۔

انتظامی لحاظ سے دیکھیں تو اگر نفقہ کی ذمہ داری مرد پر نہ ڈالی جاتی اور اسے صوابدیدی (Optional) بنا دیا جاتا، تو خاندان کا ادارہ معاشی افراتفری کا شکار ہو جاتا۔ فقہ حنفی نے نفقہ کو "قرضِ لازم" قرار دیا ہے تاکہ شوہر اسے اپنی مرضی پر منحصر نہ سمجھے۔ پاکستان کی عدالتیں اب اس تصور کو مزید وسعت دے رہی ہیں کہ نفقہ محض زندہ رہنے کے لیے روٹی فراہم کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد بیوی اور بچوں کو وہی معیارِ زندگی فراہم کرنا ہے جو شوہر کا اپنا ہے۔[30]

2. پاکستانی معاشرے میں نفقہ کے نفاذ کی انتظامی رکاوٹیں

پاکستان میں نفقہ کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ "انتظامی تاخیر" ہے۔ ایکٹ 1964 اگرچہ فوری انصاف کی بات کرتا ہے، لیکن عملی طور پر ایک نفقہ کا دعویٰ حتمی ڈگری تک پہنچنے میں اوسطاً دو سے تین سال لے لیتا ہے۔ اس دوران عورت اور بچوں کی معاشی حالت کیا ہوتی ہے؟ یہ ایک بڑا سوال ہے۔

فقہ حنفی میں "رفعِ ضرر" کا اصول ایسے حالات میں ریاست کو مداخلت کا حق دیتا ہے۔ انتظامی سطح پر وبعری نفقہ کا جو تصور دیا گیا ہے، اس کا مقصد اسی ضرر کو ختم کرنا ہے۔ لیکن یہاں بھی ایک مسئلہ یہ آتا ہے کہ شوہر اکثر اپنی جائیداد اور آمدنی کے ذرائع چھپا لیتے ہیں۔ جب تک پاکستان میں نفقہ کے قوانین کو بینکنگ نظام اور نادرا (NADRA) کے ڈیٹا بیس سے منسلک نہیں کیا جائے گا، تب تک آمدنی چھپانے کا یہ انتظامی نقص دور نہیں ہو سکتا۔ عدالتیں محض بیانات پر یقین کرنے کے بجائے اگر شوہر کے طرزِ زندگی (Lifestyle) کا فرانزک آڈٹ کریں تو انصاف کے تقاضے بہتر طور پر پورے ہو سکتے ہیں۔[31]

---

[28] نظام الدین، شیخ نظام الدین و دیگر علمائے ہند، الفتاویٰ الہندیہ (عالمگیری)، (بیروت: دار الفکر)، جلد 1، صفحہ 560

[29] حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، (بیروت: دار الفکر)، جلد 3، صفحہ 615

[30] کاسانی، علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، (قاہرہ: دار الحدیث)، جلد 4، صفحہ 25

[31] بٹ، محمد یاسین بھٹی، مجموعہ عائلی قوانین، (لاہور: منصور بک ہاؤس)، جلد 1، صفحہ 132

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

3. نفقہ اور "نشوز" (نافرمانی) کی جدید فقہی تعبیر

اگر عورت شوہر کا گھر چھوڑ دے تو اس کا نفقہ ساقط ہو جائے گا۔ اسے "نشوز" کہا جاتا ہے۔ لیکن دورِ حاضر کے تناظر میں اس کی تشریح بہت حساس ہو چکی ہے۔ قدیم دور میں گھر سے نکلنے کی وجوہات محدود تھیں، لیکن آج کے پیچیدہ معاشرے میں ایک عورت اگر شوہر کے ظلم، منشیات نوشی، یا بد اخلاقی کی وجہ سے گھر چھوڑتی ہے، تو کیا اسے بھی "ناشزہ" (نافرمان) کہا جائے گا؟

پاکستانی اعلیٰ عدالتوں نے اس پر بہت عالمانہ رولنگ دی ہے۔ سپریم کورٹ کے مطابق اگر علیحدگی کی وجہ شوہر کا ایسا رویہ ہو جو انسانی وقار کے خلاف ہو، تو عورت کا نفقہ کسی صورت ساقط نہیں ہو گا۔ یہ تشریح دراصل فقہ حنفی کے اس اصول "عدل" کے عین مطابق ہے کہ کسی کو اس کے اپنے جرم کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر شوہر ظلم کر کے بیوی کو گھر سے نکالے اور پھر یہ کہے کہ وہ گھر میں نہیں رہ رہی اس لیے خرچہ نہیں دوں گا، تو یہ انصاف کا قتل ہے۔ لہٰذا، انتظامی طور پر اب عدالتیں "جائز علیحدگی" اور "ناجائز علیحدگی" کے درمیان واضح لکیر کھینچ رہی ہیں۔[32]

4. بچوں کے نفقہ میں تعلیمی و سماجی پہلوؤں کی وسعت

پچھلی دہائیوں میں بچوں کے خرچے سے مراد صرف سادہ کھانا لیا جاتا تھا، اب نفقہ کی تعریف بدل چکی ہے۔ آج کے دور میں ایک بچہ جو اسکول جا رہا ہے، اس کی ضروریات میں انٹرنیٹ، کمپیوٹر، غیر نصابی سرگرمیاں اور ٹرانسپورٹ بھی شامل ہیں۔

فقہ حنفی میں نفقہ کا معیار "معروف" (معاشرتی رواج) پر رکھا گیا ہے۔ امام محمد بن حسن الشیبانی کے نزدیک وقت اور حالات کے بدلنے سے نفقہ کی مقدار اور اجزاء بدل سکتے ہیں۔ انتظامی طور پر پاکستانی عدالتوں کو چاہیے کہ وہ نفقہ مقرر کرتے وقت "بچے کے مستقبل کی ضروریات" کو مدنظر رکھیں۔ اگر باپ ایک نجی فرم میں اچھی تنخواہ لے رہا ہے اور وہ اپنے بچوں کو سرکاری اسکول کے معیار کا نفقہ دینا چاہتا ہے، تو قانون اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ عدالتوں نے یہ اصول طے کیا ہے کہ باپ کی سماجی حیثیت ہی نفقہ کا معیار ہو گی۔ یہ علمی توازن ہی خاندان کو ٹوٹنے سے بچاتا ہے۔[33]

5. نفقہ کی وصولی: ڈگری سے عملی ادائیگی تک کا طویل سفر

عدالت سے نفقہ کا فیصلہ تو ہو جاتا ہے، لیکن اس کی وصولی ایک الگ جنگ بن جاتی ہے۔ شوہر اکثر روپوش ہو جاتے ہیں یا اپنی ملازمتیں بدل لیتے ہیں۔ انتظامی طور پر یہ نظام کی ناکامی ہے۔

اسلامی قانون میں "حاکم" کی ذمہ داری ہے کہ وہ ولایتِ عامہ کا استعمال کرتے ہوئے حقدار کو اس کا حق دلائے۔ پاکستان میں اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ نفقہ کی ادائیگی کو براہِ راست شوہر کے سورس آف انکم (جہاں سے وہ پیسے کما رہا ہے) سے کاٹ لیا جائے۔ اگر وہ تنخواہ دار ہے تو کمپنی اس کی تنخواہ سے نفقہ کاٹ کر براہِ راست عدالت یا بیوی کے اکاؤنٹ میں جمع کروانے کی پابند ہونی چاہیے۔ یہ وہ انتظامی اصلاحات ہیں جن کی عدم موجودگی میں فقہ حنفی کے سنہری اصول بھی کاغذوں تک محدود رہ جاتے ہیں۔[34]

تجاویز و سفارشات

1. **فیصلے کے لیے وقت کی حد:** نفقہ کے مقدمات کے لیے قانون میں ترمیم کر کے زیادہ سے زیادہ **6 ماہ** کی مدت مقرر کی جائے تاکہ خواتین اور بچوں کو طویل عدالتی انتظار سے بچایا جا سکے۔
2. **ریاستی نفقہ فنڈ کا قیام:** حکومت ایک خصوصی فنڈ قائم کرے جس کے ذریعے شوہر کی روپوشی یا معذوری کی صورت میں بچوں کا نفقہ ریاست ادا کرے اور بعد میں اسے شوہر سے وصول کیا جائے۔

---

[32] حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، الدر المختار شرح تنویر الابصار، (بیروت: دار الفکر)، جلد 3، صفحہ 580

[33] مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی، (کراچی: بشریٰ اکیڈمی)، جلد 2، صفحہ 225

[34] تنزیل الرحمن، ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی)، جلد 1، صفحہ 170

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

3. **آمدنی کی جانچ کا ڈیجیٹل نظام:** فیملی عدالتوں کو نادرا (NADRA) اور ایف بی آر (FBR) کے ڈیٹا تک رسائی دی جائے تاکہ شوہر کی اصل آمدنی اور اثاثوں کا فوری پتہ لگا کر منصفانہ خرچہ مقرر کیا جا سکے۔
4. **پیشہ ورانہ ثالثی کونسل:** یونین کونسل کے مصالحتی نظام میں صرف سیاسی نمائندوں کے بجائے ماہرینِ نفسیات اور مستند علمائے دین کو شامل کیا جائے تاکہ عدالت جانے سے پہلے صلح کی سنجیدہ کوشش ہو۔
5. **نکاح سے قبل آگاہی کونسلنگ:** نکاح کی رجسٹریشن کے لیے میاں بیوی کے لیے "حقوق و فرائض" کی مختصر کونسلنگ لازمی قرار دی جائے تاکہ مستقبل میں نفقہ جیسے تنازعات کی نوبت ہی نہ آئے۔

مصادر و مراجع

الف: بنیادی مآخذ (قرآن و حدیث)

1. **قرآن کریم**
2. امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، **صحیح البخاری**، (ریاض: دار السلام)۔
3. مسلم، امام مسلم بن الحجاج القشیری، **صحیح مسلم**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی)۔
4. امام محمد بن عیسیٰ، **الجامع الکبیر (سنن الترمذی)**، (بیروت: دار الغرب الاسلامی)۔

ب: فقہ حنفی اور لغات

1. کاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، **بدائع الصناع في ترتیب الشرائع**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)۔
2. مرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی، **الہدایہ شرح بدایۃ المبتدی**، (کراچی: بشریٰ اکیڈمی)۔
3. حصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصکفی، **الدر المختار شرح تنویر الابصار**، (بیروت: دار الفکر)۔
4. نظام الدین، شیخ نظام الدین و دیگر علمائے ہند، **الفتاویٰ الہندیہ (عالمگیری)**، (بیروت: دار الفکر)۔
5. زبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی الزبیدی، **تاج العروس من جواہر القاموس**، (قاہرہ: دار الہدایۃ)۔
6. ابنِ نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق**، (قاہرہ: دار الکتب الاسلامی)۔

ج: پاکستانی قوانین اور جدید مآخذ

1. تنزیل الرحمن، ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمن، **مجموعہ قوانین اسلام**، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی)۔
2. بٹ، محمد یاسین بھٹی، **مجموعہ عائلی قوانین**، (لاہور: منصور بک ہاؤس)۔
3. حکومتِ پاکستان، **مسلم فیملی لاء آرڈیننس 1961**، (اسلام آباد: وزارتِ قانون و انصاف)۔
4. حکومتِ پاکستان، **ویسٹ پاکستان فیملی کورٹس ایکٹ 1964**، (اسلام آباد: سرکاری مطبع)۔
5. چیمہ، محمد شہباز احمد چیمہ، **فیملی لاء ان پاکستان**، (لاہور: پاکستان لاء ہاؤس)۔

د: بین الاقوامی رپورٹس اور مقالات

1. تنزیل الرحمن، **عائلی قوانینِ اسلام (تقابلی مطالعہ)**، (لاہور: قانونی کتب خانہ)۔
2. وانی، محمد افضل وانی، **دی اسلامک لاء آف مینٹیننس**، نئی دہلی: انڈین لاء انسٹی ٹیوٹ)۔
3. سپریم کورٹ آف پاکستان، **سالانہ لاء رپورٹس (PLD/SCMR)**، لاہور: پاکستان لاء رپورٹس پبلشرز)۔